نوحہ

پیاس اطفال شہ دیں کی بجھانے کے لیے
جاتے ہیں عباس غازی پانی لانے کے لیے

بولے شہ دل تھام کر مقتل کو جب اکبر چلے
دوں رضا کسطرح برچھی دل پہ کھانے کے لیے

لاش اکبر آئی خیمہ میں تو مادر نے کہا
کیا گئے تھے گھر سے مقتل خلد جانے کے لیے

نیند اجل کی آ گئی تم کو میرے کڑیل جواں
اور ہم مشتاق تھے دولہا بنانے کے لیے

کیسی یہ غفلت ہے بس اب سو چکے بیٹا اٹھو
ماں سرہانے آئی ہے تم کو جگانے کے لیے

میتِ اصغر پہ مادر نے کہا سر پیٹ کر
رن میں کیا بیٹا گئے تھے تیر کھانے کے لیے

گھٹنیوں چلنے نہ پائے تھے کہ موت آئی تمھیں
ماں اکیلی رہ گئی صدمے اٹھانے کے لیے

یاں گری بالی سکینہ رن میں لاشِ شاہ پر
واں چلا شمرِ لعیں دُرّے چلانے کے لیے

یا حسین اب فکرؔ کو کرب و بلا بلوائیے
دل بہت بیتاب ہے روضہ پہ جانے کے لیے